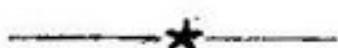


ہوتی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دنیا تک پہنچایا، اور بجد وحی کی زبان میں قرآن مجید
میں اور عربی زبان میں حدیث میں محفوظ ہے۔
دادیم را از منزل مخصوص لشان
گرمانہ رسیدیم شاید تو رسی



ماہنامہ الحق پر ایک تازہ تبصرہ

اکڈڑہ خلک صلح پشاور کی مشہور و معروف دینی
درس گاہ دارالعلوم مقانیہ "جناہ" شیخ الحدیث مولانا
عبد الحق مدظلہ کے زیر استحام بروائی کے باقی رہنمیم ہیں،
وہیاٹے ایک کے پار کے تمام علاقوں میں دینی تعلیم کی
نشر و اشتاعت کے سلسلہ میں وہی خدمات سرانجام
دے رہی ہے جو ایک عرصہ دراز تک علمیں فیضیں دیں اور علم
دیوبند دیتا رہا ہے۔ واثق یہ ہے کہ ان اطراف میں
قیام پاکستان کے بعد یہ درس گاہ صحیح معنوں میں
دارالعلوم دیوبند کی جانشین ثابت ہوئی ہے۔

ماہنامہ الحق اس درسگاہ کا ترجمان ہے۔ اس کے
مدیر سیح الحق صاحب اس قدر شستہ و شکفتہ اردو زبان
لکھتے ہیں اور اس ماہنامہ کو اتنی عمدگی اور سلیقہ سے مرتب
کرتے ہیں کہ الحق تک کے پڑھنی کے دینی رسالوں میں
شمار کیا جاسکتا ہے پیش نظر شمار سے میں دینی و سیاسی دونوں
انوار کے مصنفوں میں اور نہایت اعلیٰ صیاد کے ہیں۔

(امروز - لاہور - ۲۴ فروری ۱۹۷۲ء)

اور توت نظر آتی ہے جو پچھے نظر سے او جمل حقیقی
دوسرا چیز ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہم
راسوں پر پچھے ہیں ان پر چلتے سے قرآن مجید
کھلتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بحکیفیات بیان
کی کمی میں، ان کا احسان ہوتا ہے، قومیں نے اپنے
پیغمبروں کو چھوپا ب دے ہیں، کان وہی آوازیں نہیں
ہیں، اور انکھیں وہی منظر دیکھتی ہیں، بجا شکلات
اور شبہات علم کلام کی کتابوں نہ، اور کتابی مرطالم
نہ فرضی طریقہ پر پیدا کر دے ہیں، وہ دنیا
بے حقیقت ہو جاتے ہیں، قرآن مجید کے سمجھنے
کے یہ دلطبی طریقے ہیں۔

سنا ہے کہ جب قرآن مجید میں آدمی کا
جی گھنے لگتا ہے، تو انسانی تصنیفات سے بھی
گھبرا نے لگتا ہے، انسانی کتابیں، انسانی تحریریں
انسانی تقریریں پست اور بے مغز معلوم ہونے
لگتی ہیں، ادبیات اور حکماء اور مغلکیوں کی باقیں مغلکانہ
اور عالمیات نظر آتی ہیں، جن میں کوئی گھر آتی اور بیٹھنے
نہیں معلوم ہوتی، سفید کاغذ پر پچھے ہوئے سیاہ
نقش دلگھار کا نذری بچوں معلوم ہوتے ہیں، جن
میں رنگ ہے خوشبو نہیں، انسان کا علم امتحان
اور خالی معلوم ہونے لگتا ہے، اور اس کا دیزیک
پڑھنا دوق امداد مدد پر بار ہوتا ہے، پر وہ پھر
بوجام بزوت کے رہ پڑھے سے تباہی ہو، مشتبہ
اور الغاظ کا علم معلوم ہوتا ہے، لیکن صرف
وہی دنوت کے راستہ سے آتے ہوئے علم سے